Globethics Repository

Ghayat al-ijabah fi manaqib al-qarabah (PART 2)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-30 09:50:50
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187696

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنَيْنِ علیهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

۱۔ فَصُلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَ أَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَ عَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا علیهما السلام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

۱/۲۱۲۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابورافع رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأضاحی، باب: الأذان فی أذن المولود، ٤/٩٧، الرقم: ١٥١٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤/٣٢٨، الرقم: ٥١٠٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٩١۔

٢١٣/ ٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢١٤/ ٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢١٥/ ٤۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ حُسِيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ

الحديث رقم٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الضحايا، باب: فى العقيقة، ٣/ ١٠٧، الرقم: ٢٨٤١، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ٣٠٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١/ ٣١٦، الرقم: ١١٨٥٦۔

الحديث رقم٣: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ٧/ ١٦٥، الرقم: ٤٢١٩، و فى السنن الكبرى، ٣/ ٧٦، الرقم: ٤٥٤٥۔

الحديث رقم٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١٥٩، وأبو يعلى فى المسند، ١:٣٨٤، الرقم: ٤٩٨، و الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٤۔

قَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَ حُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١٦/ ٥۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرٍ وَ شَبِّيْرٍ وَ مُشَبِّرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ١١٨، الرقم: ٩٣٥، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٨٠، الرقم: ٤٧٧٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٤١٠، الرقم: ٦٩٨٥، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/ ٩٦، الرقم: ٢٧٧٣، ٢٧٧٤۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۱۷ / ٦۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نام سے اخذ کرکے اُس کا نام حسین رکھا۔'' اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٦: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٣٣٥، الرقم: ٧٩٨١۔

٢۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا علیهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسنین کریمین علیهما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

٢١٨/ ٧۔ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن ابونعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیهما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين ٣/ ١٣٧١، الرقم: ٣٥٤٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٨٥، الرقم: ٥٥٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٤٢٥، الرقم: ٦٩٦٩، والطيالسى فى المسند، ١/ ٢٦٠، الرقم: ١٩٢٧۔

٢١٩ / ٨۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٢٠ / ٩۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها:

الحديث رقم٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥ / ٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨٥٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٩٣، الرقم: ٥٦٧٥۔

الحديث رقم٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبى ﷺ، ٤ / ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٥۔

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٢١ / ١٠۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩ و أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩.

الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢٢ / ١١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و في كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ’’اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۳/ ۱۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۴/ ۱۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى. فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ، وَ أَنَا أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

الحديث رقم۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ۵۳، الرقم: ۲۶۶۳، ۲۳/ ۳۰۸، الرقم: ۶۹۶، و أبوالمحاسن في معتصر المختصر، ۲: ۲۶۶.

الحديث رقم۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ۴۴، الرقم: ۲۶۳۱.

فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵ / ۱٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَ نَسَبِي وَ كُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوْهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲٦ / ۱۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاس، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

الحديث رقم۱٤: أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ٦/ ١٦٤، الرقم: ١٠٣٥٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/ ٦٤، الرقم: ١٣١٧٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/ ٣٥٧، الرقم: ٦٦٠٩، و فى المعجم الكبير، ٣/ ٤٤، الرقم: ٢٦٣٣۔

الحديث رقم۱٥: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٦٦، الرقم: ٢٦٨٢، و فى المعجم الأوسط، ٦:٢٩٨، الرقم: ٦٤٦٢۔

بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًّا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ وَ جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَ عَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَ رُقَيَّةُ وَ أُمُّ كَلْثُوْمَ بِنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

۲۲۷ / ۱٦۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ علیهما السلام يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ حالانکہ میرے گلشنِ دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اور اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے میں بیان کیا ہے۔

۲۲۸ / ۱۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ أَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: مَا تَقُوْلُ فِي عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ: هُوَ رُوْحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ عَبْدُ اللهِ وَ رَسُوْلُهُ قَالُوْا لَهُ: هَلْ لَکَ أَنْ نُلَاعِنَکَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِکَ قَالَ: وَ ذَاکَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ رَئِيْسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوْا هٰذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ، لَئِنْ لَا عَنْتُمُوْهُ لَيَخْسِفَنَّ أَحَدُ صَلِيْتُ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُّلَاعِنَکَ سُفَهَاؤُنَا، وَ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تُعْفِيَنَا قَالَ: قَدْ

الحديث رقم ١٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/ ١٥٥، الرقم: ٣٩٩٠۔
الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٢/ ٦٤٩، الرقم: ٤١٥٧۔

أَعْفَيْتُكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظَلَّ نَجْرَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس آدمی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی مضبوط سے مضبوط آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

حسنین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسنین کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان

٢٢٩ / ١٨۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم١٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥ / ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٧٧، الرقم: ٥٧٦، و فى فضائل الصحابة، ٢ / ٦٩٣، الرقم: ١١٨٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٤۔

۱۹/۲۳۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

و في رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۱۹: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد، ۵/۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۰، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضل الحسن والحسين، ۱/۵۲، الرقم: ۱۴۵، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۴۳۴، الرقم: ۶۹۷۷، و أبن أبی شيبة فی المصنف، ۶/۳۷۸، الرقم: ۳۲۱۸۱، والحاكم فی المستدرك، ۳/۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۴، أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۴۴۲۔

٢٣١ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣٢ / ٢١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ١ / ٥١، الرقم: ١٤٣، و النسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ٤٩، الرقم: ٨١٦٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ٧٨٦٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥ / ١٠٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨١٧٠، و فی فضائل الصحابة، ١ / ٢٠، الرقم: ٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٤٨، الرقم: ٨٨٧، والبزار فی المسند، ٥ / ٢٢٦، الرقم: ١٨٣٤۔

٤۔ فَصُلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عِنُدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٣٣/ ٢٢۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هٰذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ صَحِيُحٌ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣٤/ ٢٣۔ عَنُ أُسَامَةَ بُنِ زَيُدٍ رضي الله عنهما قَالَ: طَرَقُتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيُلَةٍ فِي بَعُضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ مُشُتَمِلٌ عَلَى شَيءٍ لَا أَدُرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغُتُ مِنُ حَاجَتِي قُلُتُ: مَا هٰذَا الَّذِي أَنُتَ مُشُتَمِلٌ عَلَيُهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَ حُسَيُنٌ عليهما السلام عَلَى وِرُكَيُهِ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥/ ٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسين والحسين، ٥/ ٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧ والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٣٩، الرقم: ٢٦١٨۔

فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَ أَبْنَاءُ ابْنَتِي. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَ أَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣٥ / ٢٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. وَ كَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي إِبْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَ يَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥ / ٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٢، و أبويعلى فى المسند، ٧ / ٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٤.

٢٣٦/ ٢٥۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَ رَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ’’بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔‘‘ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥/ ٦٥٨، الرقم: ٣٧٧٤، والنسائی فی السنن، کتاب: صلاة العيدين، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغهٖ من الخطبة، ٣/ ١٩٢، الرقم: ١٥٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٣/ ٤٠٣، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقی فی السنن الکبری، ٣/ ٢١٨، الرقم: ٥٦١٠۔

٢٣٧/ ٢٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَ إِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَى سُجُوْدِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِکَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوْحَى إِلَيْکَ. قَالَ: ذَلِکَ لَمْ يَکُنْ وَلَکِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَکَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر

الحديث رقم ٢٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن تکون سجدة أطول من سجدة، ٢/ ٢٢٩، الرقم: ١١٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٤٩٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٨٠، الرقم: ٣٢١٩١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٧/ ٢٧٠، الرقم: ٧١٠٧.

سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاںتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ اِلٰہی واقع ہوگیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳۸ / ۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ مَعَهُ حَسَنٌ وَ حُسَیْنٌ هَذَا عَلَی عَاتِقِهِ وَ هَذَا عَلَی عَاتِقِهِ وَهُوَ یَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَ یَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّی انْتَهَی إِلَیْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: یَا رُسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس آ کررک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

الحدیث رقم۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۰۰، الرقم: ۹۶۷۱، و الحاکم فی المستدرک، ۳ / ۱۸۲، الرقم: ۴۷۷۷۔

۲۳۹ / ۲۸۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ﷺ: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدَهُ الْأُخْرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هَذَا ثُمَّ قَبَّلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت یعلی بن مرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰ / ۲۹۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَامَ فَزِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَ مَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ۳ / ۳۲، الرقم: ۲۵۸۷، ۲۲ / ۲۷٤، الرقم: ۷۰۳۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ۳۷۹، الرقم: ۳۲۱۸٦۔

٢٤١ / ٣٠۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زَيَّادٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَ لَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَوْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، وَ هُمَا يَبْكِيَانِ وَ هُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتْ: الْعَطْشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى شَنَّةٍ يَبْتَغِي فِيْهَا مَاءً. وَ كَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَ النَّاسُ يُرِيْدُوْنَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلا أَخْلَفَ بِيَدِهِ اِلَى كَلابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَاوِلِيْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ يَطْغُوْ مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءًا، وَ الْآخَرُ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ١١٦، الرقم: ٢٨٤٧۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٦۔

يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلِيْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذٰلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔'' اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٣ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ بُقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَرَقِيَ عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَرْحَبًا بِکَ ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ الْبُقَّةِ وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٤ / ٣٣۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَ مَالِيَ لَا أُحِبُّهُمَا وَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٤٩، الرقم: ٢٦٥٢۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البزار في المسند، ٣ / ٢٨٧، الرقم: ١٠٧٩۔

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٤٥ / ٣٤۔ عَنْ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَ بَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيَّ قَبْلَ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٨٠، الرقم: ٤٧٧٤۔

٥۔ فَصلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

٢٤٦ / ٣٥۔ عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔''
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٨١، الرقم: ٤٧٧٦۔

۲٤۷ / ۳٦۔ عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲٤۸ / ۳۷۔ عَنْ سَلْمَانَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہوگیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہوگیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوگیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہوگا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲٤۹ / ۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ، وَ مَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقُ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم۳٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۵۰، الرقم: ۲٦۵۵۔
الحديث رقم۳۷: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۵۰، الرقم: ۲٦۵۵۔
الحديث رقم۳۸: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ٤۱، الرقم: ۲٦۲۳۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیهما السلام فِي الْجَنَّةِ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام﴾

٢٥٠ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ زَادَ: وَ أَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

٢٥١ / ٤٠۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥ / ٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٨، و ابن ماجة فى السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فضل على بن أبى طالب، ١ / ٤٤، الرقم: ١١٨، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨١٦٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٤١٢، الرقم: ٦٩٥٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٣، الرقم: ١١٠١٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٦۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٦٢٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٣١٩، الرقم: ٩٥٠۔

”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٢ / ٤١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

٢٥٣ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَ هَذَا النَّائِمَ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٤، الرقم: ٤٧٢٣۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٠١، الرقم: ٧٩٢، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٤٧، الرقم: ٤٦٦٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢: ٤٠٥، الرقم: ١٠١٦۔

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

٢٥٤ / ٤٣۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَ لَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِکَ قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَأَسْتَأْذَنَ اللهَ عزوجل فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم٤٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ١٠٨، الرقم: ٣٣٧

الحديث رقم٤٤: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥ / ١٤٦، الرقم: ٨٥١٥، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٣٦، الرقم: ٢٦٠٤۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٦/ ٤٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَ مِمَّهْ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَ نَمْرُوْدُ وَ فِرْعَوْنُ فَأَسْکَتَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِيْنَ، لَأُزَيِّنَنَّ رُکْنَيْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ کَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِي خِدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٤٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ١٤٨، الرقم: ٧١٢٠۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا

﴿حسنین کریمین کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٢٥٧ / ٤٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥٨ / ٤٧۔ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجْبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

الحديث رقم٤٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان في المشي ٣/ ١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ٤/ ٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوذ به النبى ﷺ و ما عوذ به، ٢/ ١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥.

الحديث رقم٤٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبى ﷺ، ٥/ ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١٤٢، الرقم: ١٢٠٥، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ١/ ١٨٩، الرقم: ٢٤٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٦/ ٢١٥، الرقم: ٦٠٤٧.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُقَبَاءَ، وَ أُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ ابْنَايَ و جَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَمَّارٌ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مسیّب بن نجبہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۹ / ۴۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسین، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٧٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطيالسی فی المسند، ١ / ٩١، الرقم: ١٣٠۔

تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٠ / ٤٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَ يَقُوْلُ: رَيْحَانَتَيَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦١ / ٥٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو

الحديث رقم٤٩: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ٥/٤٩، ١٥٠، الرقم: ٨١٦٧، ٨٥٢٩۔

الحديث رقم٥٠: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٧٠۔

اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٢ / ٥١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي الْمَعْدِلِ عَطِيَّةَ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قُوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيْبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ مَعَهُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ هُمَا صَبِيَّانِ صَغِيْرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابومعدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢ / ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٢٣٣، الرقم: ٤٩٤٠۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢۔

میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٦٤ / ٥٣۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ هُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَ نِعْمَ الرَّاكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦٥ / ٥٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَ لَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُوْلِ اللهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمُ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضِلُّوْا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم٥٣: أخرجه ابن أبی شيبه فی المصنف، ٦ / ٣٨٠، الرقم: ٣٢١٨٥۔
الحديث رقم٥٤: أخرجه البيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٦٥، الرقم: ١٣١٧٨، ١٣١٧٩۔

خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٦/ ٥٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَ لَوْنًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی کو دیکھ لے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٦٧/ ٥٦۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاکَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثَبَاتِي وَ سُؤْدَدِي، وَ أَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُزَامَتِي وَ جُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی

الحديث رقم٥٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/ ٩٥، الرقم: ٢٧٦٨، ٢٧٥٩.

الحديث رقم٥٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٢٢٢.

اکرم ﷺ کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت وسخاوت کی وراثت۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨ / ٥٧۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي شِكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَقَالَتْ: تُوَرِّثُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَيْئًا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن میری ہیبت وسرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت وسخاوت کا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩ / ٥٨۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليك وسلم، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، قَالَ: وَ ذَلِکَ رَادُ النَّهَارِ يَقُوْلُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا فَاطْلُبُوْا ابْنَيَّ. قَالَ: وَ أَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تُجَاهَ وَجْهِهِ، وَ أَخَذْتُ نَحْوَ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٢٣، الرقم: ١٠٤١۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٦٥، الرقم: ٢٦٧٧۔

النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفُحَ جَبَلٍ وَ إِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مُلْتَزِقٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَ إِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنْبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شِبْهُ النَّارِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضَ الْأَحْجِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ مَسَحَ وَجُهَهُمَا وَ قَالَ: بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٠/ ٥٩۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، وَ هُوَ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَ نِعْمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٥٢، الرقم: ٢٦٦١.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۷۱ / ٦٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمْرَتُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ۱ / ٥٢، الرقم: ۱۳٥۔

الْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن

﴿ امہات المومنین رضی اللہ عنھن کے مناقب ﴾

١ـ فَصُلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيُجَةَ بِنُتِ خُوَيُلَدٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

١/٢٧٢ـ عَنُ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتُ: مَا غِرُتُ عَلَى امُرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرُتُ عَلَى خَدِيُجَةَ، هَلَكَتُ قَبُلَ أَنُ يَّتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنُتُ أَسُمَعُهُ يَذُكُرُهَا، وَ أَمَرَهُ اللهُ أَنُ يُبَشِّرَهَا بِبَيُتٍ مِنُ قَصَبٍ، وَ إِنُ كَانَ لَيَذُبَحُ الشَّاةَ فَيُهُدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنُهَا مَا يَسَعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُنہیں کفایت کر جاتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣/١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٨، الرقم: ٢٤٣٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٤.

٢٧٣ / ٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَد أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّي، وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٤ / ٣. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَی رضي الله عنه: بَشَّرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم خَدِيْجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي صلى الله عليه وآله وسلم خديجة و فضلها ، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٧.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: تزويج النبي صلى الله عليه وآله وسلم خديجة و فضلها ، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٨.

’’حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ ﷺ نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں نہ شوروغل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٥ / ٤۔ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٦ / ٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣ / ١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٩.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦١٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٧، و البيهقی في السنن الكبریٰ، ٧ / ٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٣.

أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِکَ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْکُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَکَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ براندام سے ہوگئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٧ / ٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ مَا رَأَيْتُهَا، وَلَکِنْ کَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُکْثِرُ ذِکْرَهَا وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: کَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّهَا کَانَتْ وَ کَانَتْ وَ کَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٧۔

زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی عورتوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۷۸/ ۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ إِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا، قَالَتْ: وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُوْلُ: أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۸، الرقم: ۲۴۳۵، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۴۶۷، الرقم: ۷۰۰۶.

٢٧٩ / ٨۔ عَنْ عَائِشَة قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيْجَةَ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠ / ٩۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَ مَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٨١ / ١٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٦، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٢٠٥، الرقم: ٤٨٥٥، و عبد بن حميد في المسند، ١ / ٤٢٩، الرقم: ١٤٧٥۔

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٥۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥۔

يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲/ ۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل خديجة، ۵/ ۷۰۲، الرقم: ۳۸۷۸، و أحمد في المسند، ۳/ ۱۳۵، الرقم: ۱۲۴۱۴، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۴۶۴، الرقم: ۷۰۰۳، و الحاکم في المستدرک، ۳/ ۱۷۱، الرقم: ۴۷۴۵۔

٢٨٣ / ١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ، وَ بَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَ قَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيْرَهَا وَ تَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابوالعاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير بالمال، ٣ / ٦٢، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد في المسند، ٦ / ٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٢٨، الرقم: ١٠٥٠۔

گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یأجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٨٤ / ١٣۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عِنْدَهُ خَدِيْجَةُ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُقْرِئُ خَدِيْجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَ عَلَى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ، وَ عَلَيْکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْکُبْرَى وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٨٥ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ

الحديث رقم١٣: أخرجه النسائي في السنن الکبرى، ٦ / ١٠١، الرقم: ١٠٢٠٦، و الحاکم في المستدرک، ٣ / ٢٠٦، الرقم: ٤٨٥٦.

الحديث رقم١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٢٦٦٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاکم في المستدرک، ٢ / ٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦.

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا؛ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد، امام ابن حبان اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٨٦/ ١٥۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''امام ابن شہاب زہری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/ ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٦٧، الرقم: ١٢٨٥٩، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/ ٣٠، الرقم: ١٦.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۲۸۷/ ۱٦۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ صَدَّقَ بِرَسُوْلِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

۲۸۸/ ۱۷۔ عَنْ رَبِيْعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ إِلَى الْإِيْمَانِ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٤٩، الرقم: ١٠٩٩، و ابن عبدالبر في التمهيد، ٨/ ٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٧، والزهري في الطبقات الكبرى، ٨/ ١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٢٠۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ٤٣١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٦۔

۲۸۹ / ۱۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ أَثْنَى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ ﷻ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِيَ اللهُ ﷻ خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَ وَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ وَ رَزَقَنِيَ اللهُ ﷻ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے: آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ۱۱۷، الرقم: ۲٤۹۰۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳ / ۱۳، الرقم: ۲۲، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲ / ۸، والعسقلاني في الإصابة، ۷ / ٦۰٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲ / ۱۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۲۲٤۔

٢٩٠ / ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَمُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَالإِسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلَتْنِي الْغِيْرَةُ إِلَى أَنْ قُلْتُ قَدْ عَوَّضَکَ اللهُ مِنْ كَبِيْرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَضِبَ غَضَبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُمَّ، إِنَّکَ إِنْ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ أَذْكُرْهَا بِسُوْءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الَّذِي لَقِيْتُ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ وَاللهِ، لَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ وَ رُزِقَتْ مِنِّيَ الْوَلَدُ إِذْ حُرِمْتِيْهِ مِنِّي، فَغَدَا بِهَا عَلَيَّ وَ رَاحَ شَهْرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین وجمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٣، الرقم: ٢١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١١٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١ / ٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٢٤.

میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔

٢٩١ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيءِ يَقُوْلُ: اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١ / ٩٠، الرقم: ٢٣٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١ / ٤١، الرقم: ٤٠.

٢۔ فَصلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٢٩٢ / ٢١۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُکِ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٣ / ٢٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: فضل عائشة، ٣ / ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤ / ١٨٩٥، الرقم: ٢٤٤٧، و الترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في تبليغ السلام، ٥ / ٥٥، الرقم: ٢٦٩٣۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي عائشة، ٣ / ١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٢، و في كتاب: النكاح، باب: قول الله ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة ←

أُرِيتُکِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّکِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَ يُقَالُ : هَذِهِ امْرَأَتُکَ، فَاکْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَکُ هَذَا مِن عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٤ / ٢٣. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السُّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

...... النساء، ٥ / ١٩٦٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٤١، الرقم: ٢٤١٨٨.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة ذات السلاسل، ٤ / ١٥٨٤، الرقم: ٤١٠٠، و مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر، ٤ / ١٨٥٦، الرقم ٢٣٨٤، و الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل عائشة، ٥ / ٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٠٨، الرقم: ٦٨٨٥.

’’حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہوگیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٥ / ٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَ إِذَا كُنتِ عَلَيَّ غَضْبَى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَ إِذَا كُنتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم! یارسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ٥/ ٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٣٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/ ١٨٩٠، الرقم: ٢٤٣٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٤٩، الرقم: ٧١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٦١، الرقم: ٢٤٣٦٣۔

٢٩٦ / ٢٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِکَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٧ / ٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي وَ دُفِنَ فِي بَيْتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الوصال)

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها و التحريض عليها، باب: قبول الهدية، ٢ / ٩١٠، الرقم: ٢٤٣٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤ / ١٨٩١، الرقم: ٢٤٤١، و النسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ٧ / ٦٩، الرقم: ٣٩٥١، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ١٦٩، الرقم: ١١٧٢٣۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ١ / ٤٨٦، الرقم: ١٣٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ٤ / ١٨٩٣، الرقم: ٢٤٤٣۔

میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرانور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ کی روح مقدسہ قبض کرلی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٨ / ٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کرلو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، ٥ / ٢٠٠٦، الرقم: ٤٩٣٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢ / ٦٠٨، الرقم: ٨٩٢، و النسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد و نظر النساء إلى ذلك، ٣ / ١٩٥، الرقم: ١٥٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٨٥، الرقم: ٢٤٥٩٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٧٩، الرقم: ٢٨٢.

٢٩٩ / ٢٨۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبَيْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوْبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيْلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ مِنْ وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَکِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيرَکِ وَ نَزَلَ عُذْرُکِ مِنَ السَّمَاءِ، وَ دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ٤ / ١٧٧٩، الرقم: ٤٤٧٦۔

٣٠٠/ ٢٩۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَا تُمْسِکُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَ هَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠١/ ٣٠۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَ هَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَ يَتَدَافِعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ٣/ ١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام و استحباب إذن صاحب الطعام للتابع، ٣/ ١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥۔

(بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٠٢ / ٣١۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥ / ٧٠٤، الرقم: ٣٨٨٠، و ابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٦، الرقم: ٧٠٩٤، و ابن راهويه في المسند، ٣ / ٦٤٩، الرقم: ١٢٣٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٤٠، ١٤١.

٣٠٣/ ٣٢۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پا لیتے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٤/ ٣٣۔ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث الرقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/ ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٣، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٧٩، و المزي في تهذيب الكمال، ١٢/ ٤٢٣، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٣٢، و العسقلاني في الإصابة، ٨/ ١٨۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/ ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ١٢، الرقم: ٦٧٣٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٨٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٩١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٨٧٦، الرقم: ١٦٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣، و قال: رجاله رجال الصحيح۔

٣٠٥ / ٣٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَي عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيْکَ وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ...... الحديث. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

٣٠٦ / ٣٥۔ عَنْ ذَکْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ...... فَقَالَتْ: ائْذِنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَکِ وَ بَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَ الْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوْحُ مِنَ الْجَسَدِ، کُنْتِ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ لَمْ يَکُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَ سَقَطَتْ قِلَادَتُکِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ٤/ ٢٧٤، الرقم: ٤٨٩٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٣٢٢۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٧٦، الرقم: ٢٤٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٤١، ٤٢، الرقم: ٧١٠٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٣٢١، الرقم: ١٠٧٨٣، و أبو يعلى في المسند، ٥/ ٥٧٦، الرقم: ٢٦٤٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَ أَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي سَبَبِكِ، وَ مَا أَنْزَلَ اللهُ ﷻ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَ أَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَ تَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلّٰهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللهِ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ إِلَّا يُتْلٰى فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَ الَّذِي نَفْسِي بَيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلٰى.

’’حضرت ذکوان جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے ...... تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں ان کو اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفسِ عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواج مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور صحابہ کرام ﷺ نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی ’’پس تیمّم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔‘‘ اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمّم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت

جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (سورۂ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٧ / ٣٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسٍ وَ هُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَيْكَ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَ أَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ علیه السلام وَ هُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللهُ خَيْراً مِنْ صَاحِبٍ وَ دَخِيْلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَ نِعْمَ الدَّخِيْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ نے عرض کیا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٦٧٤، الرقم: ٢٤٥٠٦، ٢ / ٨٧١، الرقم: ١٦٣٥، و الحميدي في المسند، ١ / ١٣٣، الرقم: ٢٧٧، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤٦، و ابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢ / ٢٠۔

فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۰۸/ ۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طَيِّبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيَسُرُّكِ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَاللهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازرائے مزاح فرمایا) یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں یہاں تک کہ ان کا سر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ

الحديث رقم ۳۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٦/ ٤٨، الرقم: ٧١١١، الحاكم في المستدرك، ٤/ ١٣، الرقم: ٦٧٣٨، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٩٨، الرقم: ٢٠٣٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٤٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣.

لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٠٩ / ٣٨۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَ أَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والیں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣١٠ / ٣٩۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤ / ١٥، الرقم: ٦٧٤٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٨٥، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢ / ٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥ / ٢٣٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٨٣، و العسقلاني في الإصابة، ٨ / ١٨۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٧٦، الرقم: ٢٦٠٤٤، و العسقلاني فى تهذيب التهذيب، ١٢ / ٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥ / ٢٣٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٨٣، و العسقلانى في الإصابة، ٨ / ١٨۔

٣١١/ ٤٠۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيْهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرُ مِنْ عِلْمِهِنَّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس امت کی تمام عورتوں کے جن میں امہات المومنین بھی شامل ہوں علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١٢/ ٤١۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا رَأَيْتُ خَطِيْبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت و فطانت (ذہانت) والا نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١٣/ ٤٢۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٨٤، الرقم: ٢٩٩، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/ ٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/ ٢٣٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٣٣، و الخلال في السنة، ٢/ ٤٧٦، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٨٥، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣، و قال: رجال هذا الحديث ثقات.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٨٣، الرقم: ٢٩٨، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٥/ ٣٩٨، الرقم: ٣٠٢٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٤٩، ٥٠، و ابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢/ ٣٢۔

بِالْقُرْآنِ وَ لَا بِفَرِيْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَ لَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِيْثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال و حرام، شعر، عربوں کی باتیں، اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣١٤ / ٤٣۔ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ وَ كَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِيْنَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبَقٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ ذَلِكَ دِرْهَمٌ فَلَمَّا أَمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَ تْهَا بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتِ مِمَّا قَسَمْتِ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِي لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لاَ تُعَنِّفِيْنِي، لَوْ كُنْتِ ذَكَرْتِيْنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی!

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤٧، و هناد في الزهد، ١ / ٣٣٧، ٣٣٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٨٧، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨ / ٦٧.

میرے لیے افطار کیلئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کر اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۱۵/ ٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَ تَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَ أَسْمَاءَ وَ جُوْدُهُمَا مُخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْئَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَ أَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غربا اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کیلئے کوئی چیز نہیں بچا کر رکھتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

۳۱٦/ ٤٥۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ بِطَوْقٍ مِنْ

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/ ١٠٦، الرقم: ٢٨٦، و ابن الجوزی في صفوة الصفوة، ٢/ ٥٨، ٥٩.

الحديث الرقم ٤٥: أخرجه هناد في الزهد، ١/ ٣٣٧، الرقم: ٦١٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٢٩.

ذَهَبٍ فِيهِ جَوْهَرٌ قُوِّمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَّمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ هُنَادُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

''حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔'' اس حدیث کو امام ہناد اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

٣١٧ / ٤٦۔ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها، كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ.

وَ عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لَا تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَى أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

و في رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ أُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَغَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسَبِّحُ وَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ وَ تَدْعُوْ وَ تَبْكِي وَ تُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوْقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَ تَبْكِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے سے ہوتی تھیں۔ اور قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور

الحديث رقم ٤٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٧٥، الرقم: ٢٠٩٢، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/ ١٦٤، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٣١.

صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا ہو ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہیں ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔'' اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

٣۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣١٨/ ٤٧۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَ كَانَتْ ابْنَةُ أَبِيْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلُ اللهِ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزے سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں طلب بھی تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، حضرت حفصہ گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں: یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دوسرے دن اس کی قضاء کر لینا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ٣/ ١١٢، الرقم: ٧٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٤٧، الرقم: ٣٢٩١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٦٣، الرقم: ٢٦٣١٠، و أبويعلى في المسند، ٨/ ١٠١، الرقم: ٤٦٣٩، و ابن راهويه في المسند، ٢/ ٣٥٣، الرقم: ٨٨٥۔

٣١٩/ ٤٨۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةُ وَ عُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُوْنٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ علیه السلام: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ إِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

”حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ”آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٠/ ٤٩۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ هِيَ زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٤/ ١٦، الرقم: ٦٧٥٣، والطبراني في المعجم الکبير، ١٨/ ٣٦٥، الرقم: ٩٣٤، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٥٠، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ٨:٨٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٥٥٩، الرقم: ٧٣٥٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٩١٤، الرقم: ١٠٠٠۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٥٥، الرقم: ١٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٩٤، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٤۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الأوسط میں روایت کیا ہے۔

٤ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٢١/ ٥٠ـ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ: أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ عِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، معمر کے والد

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤/ ١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ٤/ ١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، و البزار في المسند، ٧/ ٥٥، الرقم: ٢٦٠٢.

بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢٢ / ٥١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِکِ عَلَی أَهْلِکِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَکِ، وَ إِنْ سَبَّعْتُ لَکِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کرلوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٣ / ٥٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنَحَّتْ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَ فَاطِمَةُ،

الحديث رقم ٥١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ٢ / ١٠٨٣، الرقم: ١٤٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في المقام عند البكر، ٢ / ٢٤٠، الرقم: ٢١٢٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٠ / ١٠، الرقم: ٤٢١٠، و الدارمي في السنن، ٢ / ١٩٤، الرقم: ٢٢١٠.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ٣٩٣، الرقم: ٩٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٦.

وَ حَسَنٌ، وَ حُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَ أَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَ قَبَّلَهُمَا وَ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيْصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِلَيْکَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا، وَ أَهْلُ بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَ أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَ أَنْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلا اجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٤ / ٥٣. عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٥ / ٥٤. عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي

الحديث رقم ٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن، ١ / ٥٠٢، الرقم: ٧٢٨، و ابن خزيمة في الصحيح، ٢ / ٢٠٣، الرقم: ١١٨٧، و ابن راهويه في المسند، ١ / ٢٣٣، و أبو يعلى في المسند، ١٣ / ٤٤، الرقم: ٧١٢٤.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٢١٠٨، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٦ / ٣١٣.

سُفْيَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَ كَتَبَ بِذَلِکَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۳۲٦/ ۵۵۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِيْنَةَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ يُرِيْدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَّزِيْدَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيْبَةَ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ دُوْنَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَغِبْتِ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَنْتَ امْرُؤٌ نَجِسٌ مُشْرِکٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَکِ بَعْدِي شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب مدینہ آیا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑا ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا

الحديث رقم ۵۵: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/ ۱۰۰، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/ ۲۲۳، و ابن الجوزي في صفوة الصوة، ۲/ ٤٦، والعسقلاني في الإصابة، ۷/ ٦۵۳۔

لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تو ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضي الله عنها نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ اس نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے کہا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو (یہ سن کر) اس نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہوگئی ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٦ـ فَصُلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوُدَةَ بِنُتِ زَمُعَةَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٧/ ٥٦ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَا سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَ كَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِکَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، ١/ ١٨١، الرقم: ٢٤٥٣، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ٢/ ٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء ٢/ ٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨، و النسائی في السنن الكبری، ٥/ ٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣.

٣٢٨ / ٥٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ فِي مِسْلاَخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْکَ لِعَائِشَةَ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ٢ / ١٠٨٥، الرقم: ١٤٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٠ / ١٢، الرقم: ٤٢١١، و النسائى في السنن الکبرى، ٥ / ٣٠١، الرقم: ٨٩٣٤، و البيهقى في السنن الکبرى، ٧ / ٧٤، الرقم: ١٣٢١١۔

۷۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

۳۲۹/ ۵۸۔ عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۳۰/ ۵۹۔ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

الحديث رقم ۵۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة و لو بشاة، ۵/ ۱۹۸۳، الرقم: ٤۸۷٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ۲/ ۱۰٤۹، الرقم: ۱٤۲۸، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ۳/ ۳٤۱، الرقم: ۳۷٤۳،و البيهقى في السنن الكبرى، ۷/ ۲۵۸، الرقم: ۱٤۲۷۷۔

الحديث رقم ۵۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/ ۲۷۰۰، الرقم: ٦۹۸۵۔

مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ كَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

٣٣١ / ٦٠۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَ زَوَّجَنِي اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٣٢ / ٦١۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦ / ٢٦٩٩، الرقم: ٦٩٨٤، والنسائی في السنن الكبرى مختصرًا، ٥ / ٢٩١، الرقم: ٨٩١٨۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زينب أم المؤمنين، ٤ / ١٩٠٧ الرقم: ٢٤٥٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٥٠، الرقم: ٦٦٦٥۔

أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَصَدَّقُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٣/ ٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ، وَ أَتْقَى لِلّٰهِ، وَ أَصْدَقَ حَدِيْثًا، وَ أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَ أَعْظَمَ صَدَقَةً، وَ أَشَدَّ ابْتِذَالاً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَ تَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور

الحديث رقم ٦٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/ ١٨٩١ الرقم:٢٤٤٢، و البيهقی في السنن الكبرى، ٧/ ٢٩٩، الرقم: ١٤٥٢٦.

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۳۴ / ٦٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِعُمَرَ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَّاهَةٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْأَوَّاهَةُ؟ قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ وَالذَّهْبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ’’اوّاہہ‘‘ ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اوّاہہ کا کیا مطلب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: خاشعہ (خشوع و خضوع کرنے والی)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٥٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٥٢، الرقم: ٣٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ٢١٧.

٨۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٣٥/ ٦٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَ أُخْتُهَا أُمُّ الفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَ أُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا) ام المومنین میمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس ان کی اخیافی بہن ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٥، الرقم: ٦٨٠١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٠٣، الرقم: ٨٣٨٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤١٥، الرقم: ١٢١٧٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٩۔

٩۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٣٦ / ٦٥۔ عَنْ جُوَيْرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ نے

الحديث رقم ٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسبيح أول النهار و عند النوم، ٤ / ٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢ / ١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، و ابن حبان في الصحيح، ٣ / ١١٠، الرقم: ٨٢٨.

عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہو گا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ ''اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۷/ ٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے برّہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برّہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ۳/ ۱٦۸۷، الرقم: ۲۱٤۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۱٦، الرقم: ۲۹۰۲، و البيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ٤۲٤، الرقم: ٦۰٤.

١٠ـ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٣٨ / ٦٧ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٩ / ٦٨ـ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ: أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ٥/ ١٩٥٦، الرقم: ٤٧٩٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ٢/ ١٠٤٥، الرقم: ١٣٦٥، و عبد الرزاق في المصنف، ٧/ ٢٦٩، الرقم: ١٣١٠٧.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/ ٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٣٥، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ٢٦٨.

إِنَّکِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَ إِنَّ عَمَّکِ لَنَبِيٌّ وَ إِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْکِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِی اللهَ يَا حَفْصَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٠/ ٦٩۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ قَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ کَلَامٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتِ: فَکَيْفَ تَکُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَ أَبِي هَارُوْنُ وَ عَمِّي مُوْسَی...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فضل أزواج النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٧٠٨، الرقم: ٣٨٩٢، والحاکم في المستدرک، ٤/ ٣١، الرقم: ٦٧٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٢٣٦، الرقم: ٨٥٠٣، وفي المعجم الکبير، ٢٤/ ٧٥، الرقم: ١٩٦۔

طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔'' اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۴۱ / ۷۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ مالِ غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا علیہ السلام نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔'' اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۰: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الخراج و الأمارة و الفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ۳ / ۱۵۲، الرقم: ۲۹۹۴، و ابن حبان في الصحيح، ۱۱ / ۱۵۱، الرقم: ٤۸۲۲، و الحاكم في المستدرك، ۳ / ٤۲، الرقم: ٤۳٤٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ۳۰٤، الرقم: ۱۲٥۳٤۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿امام محمد مہدی عليه السلام کے مناقب﴾

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہلِ بیت اطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

٣٤٢/ ١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہو گا)۔‘‘ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٣/ ٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

الحديث رقم١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/ ٥٠٥، الرقم:٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٣٧٦، الرقم:٣٥٧١، والبزار فی المسند، ٥/ ٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣، و الحاکم فی المستدرک، ٤/ ٤٨٨، الرقم:٨٣٦٤۔

الحديث رقم٢ : أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤/ ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، وابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/ ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٦، و الديلمي فی مسند الفردوس، ٤/ ٢٢٣، الرقم: ٦٦٧٠۔

’’ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٤٤/ ٣. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَ نَظَرَ إِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَ لَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق رکھا جائے گا اور سیرت میں بھی آپ ﷺ سے مشابہ ہوگا۔ مگر صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٤٥/ ٤. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم٣: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: المهدی، ٤/ ١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠.

الحديث رقم٤: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/ ١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٨٤، الرقم: ٦٤٥، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/ ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤، و البزار فی المسند، ٢/ ٢٤٣، الرقم: ٦٤٤.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہوگا۔ یعنی اہل بیت میں سے، اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرما دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤٦/٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولادِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٥: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧۔

٢۔ فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

٣٤٧/ ٦۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما فَقَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَ أَبِي الْعَلَاءِ: أَ تَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا: لَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی)

الحديث رقم٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/ ٢٢٣٤، الرقم: ٢٩١٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٣١٧، الرقم: ١٤٤٤٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٧٥، الرقم: ٦٦٨٢.

ہو گا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۴۸/ ۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَالِکَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۹/ ۸۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ

الحديث رقم۷: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ۴/ ۵۰۵، الرقم: ۲۲۳۱، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۱/ ۳۷۶، الرقم: ۳۵۷۱۔

الحديث رقم ۸: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدي، ۴/ ۱۰۷، الرقم: ۴۲۸۳، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ۷/ ۵۱۳، الرقم: ۳۷۶۴۸

إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔'' اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣٥٠/ ٩۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقْتَتِلُ كَنْزَكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيْرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥١/ ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يُوْشِكُ مَنْ

الحديث رقم ٩: أخرجه ابن ملجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢/ ١٣٦٧ الرقم: ٤٠٨٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١ والحاكم في المستدرك ٤/ ٥١٠، الرقم: ٨٤٣٢.

الحديث رقم ١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤١١.

عَاشَ مِنكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًا حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونیکی حالت میں ملاقات کرے گا وہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵۲ / ۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيْقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ وَ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَاءً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ عزوجل رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَ لَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا يَعِيْشُ فِيْهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ تَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عزوجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کی قدرت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید بلاء پہلے نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم وستم سے بھر جائیگی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا۔ جہاں وہ ظلم کی فریاد لیکر جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم وستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہونگے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلادھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کی تمنا کرینگے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٥٣ / ١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيْلِي أَبُو الْقَاسِمِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوْا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اثْنَتَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے‘‘ میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)‘‘۔ اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبويعلى فى المسند، ١٢ / ١٩، الرقم: ٦٣٣٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧ / ٣١٥۔

۱۳/۳٥٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُوْلُ: بِسُنَّتِي، يُنْزِلُ اللهُ لَهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَ تُخْرِجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَ يَنْزِلُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہونگے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔‘‘
اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱٤/۳٥٥۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الرُّوْمِ أَرْبَعُ هُدْنٍ. تَقُوْمُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُوْمُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ آلاَفٍ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مِنْ وَلَدِي ابْنِ

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٥، الرقم: ١٠٧٥.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ٨/١٠١، الرقم: ٧٤٩٥.

أَرْبَعِينَ سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قُطْوَانِيَّتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوْزَ وَ يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہو گی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہو گی جو آلِ ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں سے ہو گا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ بیس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣۔ فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ عليه السلام

﴿حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان﴾

٣٥٦/ ١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہو گا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم ں (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥٧/ ١٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى بن مريم، ٣/ ١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم ١/ ١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم ١/ ١٣٧، الرقم: ١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، والبيهقی فی السنن الكبرىٰ، ٩/ ١٨٠، وأبو عوانه فی المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٣١٧۔

ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٥٨/ ١٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتِ أَبِي الْعُكْرِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَ جُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكِصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيْمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

الحديث رقم ١٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال، ٢/ ١٣٦١، الرقم: ٤٠٧٧.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَ أَمَّا فِي الْحَدِيْثِ وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيْحُ بِهِ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔‘‘

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو ’’امامھم رجل صالح‘‘ کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٥٩/ ١٨۔ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَلْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٩.

٤ـ فَصْلٌ فِي أَنَّ الإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان ﴾

٣٦٠/ ١٩ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِکُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦١/ ٢٠ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ

الحديث رقم١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٧٠، الرقم: ١١٦٨٣، و الحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٤.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨.

أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيْقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَ حَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِيءُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ ﷻ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا اِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيْشُ فِيْهَا سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ ﷻ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی وظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦٢ / ٢١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥ / ٣١١، الرقم: ٥٤٠٦۔

أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلاَّ ثَمَانٌ وَ إِلاَّ فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهَا نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلاَ تَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كَدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَامَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (ان کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۳٦۳/ ۲۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِىُّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لاَ، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللهُ بِهِ الدِّيْنَ كَمَا فَتَحَ بِنَا، وَ بِنَا يُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أُنْقِذُوْا مِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ، وَ بِنَا يُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ إِخْوَاناً فِي دِيْنِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آلِ محمد میں سے ہوں گے یا

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/ ٥٦، الرقم: ۱٥۷۔

ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳٦٤/ ۲۳۔ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: الْهَيْثِمِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البزار فى المسند، ۸/ ۲٥٦، الرقم: ۳۳۲۰، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۷/ ۳۱٦۔

٥۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عليه السلام يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ اللهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ

﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴾

٣٦٥/ ٢٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَالِکَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذَالِکَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صلى الله عليه وآله وسلم وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفَّي وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدي، ٤/ ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١، و الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شبية فى المصنف، ٧/ ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٦٦/ ٢٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لاَ يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ قَائِماً حَتَّى يَكُوْنَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً،

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ٤/ ١٠٦، الرقم: ٤٢٧٩.

كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَاماً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔'' اس کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٦٧/ ٢٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَ ضَجُّوْا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ''اللہ اکبر'' کہا اور شور برپا ہوگیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ فرمایا: میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: ابا جان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہونگے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدى، ٤/ ١٠٦، الرقم: ٤٢٨٠/ ٤٢٨١.

٣٦٨/ ٢٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَ أَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٦٩/ ٢٨۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُوْدَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)‘‘۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٢٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، و ابن أبي‌شيبة فى المصنف، ٧/ ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٥٠١، الرقم: ٨٤٠٠.

٣٧٠/ ٢٩۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَائْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٧١/ ٣٠۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَتَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَائْتُوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے پس تم ان جھنڈوں کی طرف آؤ خواہ تمہیں برف پر لڑھک کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٢/ ٣١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١، و الحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٤٧، الرقم: ٨٥٣١۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٣٢٣، الرقم: ٣٤٧٠۔

الحديث رقم: ٣١ أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٥/ ٥١٠، الرقم: ٨٩٢٠۔

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَأْسِهِ عَمَامَةٌ، فَيَأْتِي مُنَادٍ يُنَادِي: هَذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيْفَةُ اللهِ فَاتَّبِعُوْهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہو گا پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَةَ تُنعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعمَةً لَمْ تُنعَمُهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمّتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

۳۲/۳۷۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَشِيْنَا أَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ: يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاكُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَ مَا ذَاکَ؟ قَالَ: سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيئُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ: فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی ہوں گے جو پانچ سات یا نو تک حکومت کریں گے (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ۵۳، ۴/۵۰۶، الرقم:۲۲۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۲۱، الرقم: ۱۱۱۷۹۔

خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧٤/ ٣٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهِ نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضُ أُكُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوْسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ: خُذْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتی کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٧٥/ ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٣٣: أخرجه ابن ماجة فى السنن كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢/ ١٣٦٦، الرقم: ٤٠٨٣، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/ ٥١٢، الرقم: ٣٧٦٣٨.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣.

يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانۂ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٣٧٦/ ٣٥۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا، وَتُنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف: ٧/ ٥١٤، الرقم: ٣٧٦٥٣۔

کردیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت وسلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

٣٦/٣٧٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيْدِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی حکومت کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٣٧٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللهُ الْغَيْثَ وَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ يُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تُعَظَّمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَاجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٨، والبزار في المسند، ٩/٢٤٣، الرقم: ٣٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣١٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/١٢٧۔

الحديث رقم٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣، والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ٢/١٣٢۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے خوب نوازے گا اور زمین بھی اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ مال کی بالکل ٹھیک تقسیم کرے گا اور (اس کے دور میں) مویشیوں کی بہتات ہوگی اور میری امت کی خوب تعظیم ہوگی وہ (اپنی خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے ''الحاوی للفتاوی'' میں بیان کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٧٩/ ٣٨۔ عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ سَنَةَ مِائَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

''حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام سن دو سو (٢٠٠ھ) میں ظاہر ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

٣٨٠/ ٣٩۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيْنَ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِيْنَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحْرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيْهِ فَإِنَّهُ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ شَرٌّ طَوِيْلٌ، ثُمَّ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِيْنَ أَوْتِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ، وَيَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ فِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے

الحديث رقم٣٨: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/ ٣٣٢، الرقم: ٩٥٣، والسيوطي في الحاوى للفتاوي، ٢/ ١٤٤۔

الحديث رقم٣٩: أخرجه أبو نعيم في الفتن، ١/ ٢١٧، الرقم: ٥٩٩، والسيوطي في الحاوى للفتاوى، ٢/ ١٦٣۔١٦٤۔

یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خبر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن پچانوے ہجری میں بکھر جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھو کا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شر برپا ہوگا، پھر سن ستانوے یا ننانوے میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور پھر سن دو سو (٢٠٠ھ) میں امام مہدی عليه السلام کا ظہور ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام سیوطی کے ہیں۔

٣٨١ / ٤٠۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: يَمْلِكُ الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِيْنَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَ السُّيُوطِيُّ.

''محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی عليه السلام سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔'' اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٨٢ / ٤١۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَ مَعَهُ رَايَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَمِيْصُهُ وَسَيْفُهُ وَ عَلَامَاتٌ وَ نُوْرٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُوْلُ: أُذَكِّرُكُمُ اللهَ أَيُّهَا النَّاسُ وَمُقَامُكُمْ بَيْنَ يَدَي رَبِّكُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ، وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ، وَآمُرُكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوْا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوْا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيْتُوْا مَا

الحديث رقم ٤٠: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١ / ٣٧٨، الرقم: ١١٣٠، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢ / ١٥٥.

الحديث رقم ٤١: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١ / ٣٤٥، الرقم: ٩٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢ / ١٤٤-١٤٥.

أَمَاتَ، وَتكُونُوْا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَاءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا فَنَاؤُهَا وَزَوَالُهَا، وَ آذَنَتْ بِانْصِرَامٍ، فَإِنِّي أَدْعُوكُمْ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ، وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيَظْهُرُ فِي ثَلَثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى غَيْرِ مِيْعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيْفِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أُسُدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ، وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ الْكُوْفَةَ، فَيَبْعَثُ اللهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُوْدَهُ فِي الْآفَاقِ، وَيُمِيْتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيْمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةَ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا عشا کے وقت مکہ میں ظہور ہوگا اور اُن کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح بیان ہوگا۔ پس آپ جب عشاء کی نماز ادا کر لیں گے بآوازِ بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اس کے حضور تمہارے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جاؤ اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ

اور اس کے رسول ﷺ اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کا کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس آپ علیہ السلام کا ظہور اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سرزمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذنِ بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

٣٨٣ / ٤٢۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ، وَ جِسْمُهُ جِسْمٌ إِسْرَائِيْلِيٌّ، عَلَي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خَلَافَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٦٦٦٧۔

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم**۔

۲۔ **آمدی**، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/ ۱۱۵۶۔۱۲۳۳ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء) **الزھد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۵۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء) **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٦۔ **ابن الأثیر**، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۷۔ **ابن الأثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الکامل فی التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء۔

۸۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۹۔ **ابن جارود**، ابومحمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء

۱۰۔ **ابن جعد،** ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۱۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **التحقيق في احاديث الخلاف**، بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۲۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **تذكره الخواص**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ اہل البیت، ۱۴۰۱ھ۔ ۱۹۸۱م۔

۱۳۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

۱٤۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم فی تاريخ الملوك والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۱۵۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱٦۔ **ابن حيان،** عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن حیان أبومحمد الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲ء۔

۱۷۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۸۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تھذیب التھذیب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۹۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۰۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۲۲۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۲۳۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلیٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۲۴۔ **ابن خزیمہ،** ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۵۔ **ابن راھویہ،** ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۶۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع**

العلوم و الحكم فی شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم۔ بيروت، لبنان: دارالمعرفه، ۱۴۰۸ھ۔

٢٧۔ **ابن زيد،** أبو اسماعيل حماد بن إسحاق بن اسماعيل (۲۶۷ھ)۔ **تركة النبي ﷺ والسبل القي وجهها فيها**۔ ۱۴۰۴ھ۔

٢٨۔ **ابن سعد،** ابوعبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الكبرىٰ**۔ بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعه والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

٢٩۔ **ابن عبد البر،** ابوعمر يوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستيعاب فی معرفة الأصحاب**۔ بيروت، لبنان: دارالجيل، ۱۴۱۲ھ۔

٣٠۔ **ابن عبد البر،** ابوعمر يوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلاميہ، ۱۳۸۷ھ۔

٣١۔ **ابن عساكر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسين دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساكر)**۔ بيروت، لبنان: داراحياء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

٣٢۔ **ابن عساكر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسين دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تهذيب تاريخ دمشق الكبير**۔ بيروت، لبنان، دارالميسر ہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

٣٣۔ **ابن قانع،** عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدينہ منورہ، مكتبة الغرباء الاثريۃ، ۱۴۱۸ھ۔

٣٤۔ **ابن قدامه،** ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م ۶۲۰ھ)۔ **المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيبانی**۔ بيروت، لبنان: دار الفكر، ۱۴۰۵ھ۔

٣٥۔ **ابن قيسرانی،** ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/

۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصميعي، ۱۴۱۵ھ

٣٦۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٣٧۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب**۔ مكة المكرّمة، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

٣٨۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٣٩۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٤٠۔ **ابن مبارک،** ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤١۔ **ابن الملقن،** عمر بن علی بن الملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنير في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مكتبة الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

٤٢۔ **ابن منده،** ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰی (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٤٣۔ **ابن حجر ہیتمی**۔ ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقہ**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاھرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

٤٤۔ **ابن ہشام،** ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السيرة النبوية**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٤٥۔ **ابوداؤد،** سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٤٦۔ **ابوسعود،** محمد بن محمد عمادی (۸۹۸۔۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔۱۵۷۵ء)۔ **إرشاد العقل السليم الی مزایا القرآن الکریم (تفسیر ابی سعود)۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی

٤٧۔ **ابوعلا مبارک پوری،** محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٨۔ **ابوعوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٩۔ **ابونعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء و طبقات الأصفياء۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٥٠۔ **أبونعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحيح مسلم۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٥١۔ **ابویعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء

٥٢۔ **ابویعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم۔** فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثرية، ۱۴۰۷ھ۔

٥٣۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٥٤۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۵۵۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۵۶۔ **إسماعیلی**، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی، **معجم الشیوخ أبی بکر الإسماعیلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

اندلسی، عمر بن علی بن أحمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفۃ المحتاج إلی أدلۃ المنھاج**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۵۷۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ **بیروت**، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۵۸۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۹۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۶۰۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۶۱۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۶۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۶۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/

۱۹۸۹ء۔

٦٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٦٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٦٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء

٦٧۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٦٨۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (۱۸٦۔۲۸۲ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

٦٩۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٧٠۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٧١۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

٧٢۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان:

دارالکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۷۳۔ **حکیم ترمذی،** ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۷٤۔ **حلبی،** علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۷۵۔ **حلبی،** ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمي الطرابلسی (۷۵۳۔۸۴۱ھ)۔ الکشف الحثیث رمي یوضع الحدیث۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النھضۃ العربیۃ، ۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۷۔

۷٦۔ **حمیدی،** ابوبکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۷۷۔ **خطیب بغدادی،** ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۸۔ **خطیب بغدادی،** ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **الکفایۃ في علم الروایۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبۃ العلمیہ۔

۷۹۔ **خطیب بغدادی،** ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ موضح أوھام الجمع و التفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

۸۰۔ **خلال،** احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۸۱۔ **دارمی،** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۸۲۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء

۸۳۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۸۴۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۸۵۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۸۶۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذکرۃ الحفاظ**

۸۷۔ **رویانی**، ابو بکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۸۸۔ **زمخشری**، ابو القاسم محمد بن عمر (۵۳۸ھ)۔ مختصر کتاب الموافقة بین أهل البیت والصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

۸۹۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۹۰۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۹۱۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن (۸۳۱ھ۔۹۰۴ھ)۔ استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقربا الرسول وذوی الشرف۔ مکتبۃ الملک، ریاض، سعودی عرب: فهد الوطنیۃ، ۱۴۲۱ھ

۹۲۔ **سعید بن منصور،** ابوعثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)، **السنن۔** ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۹۳۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن۔** مطبہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔

۹۴۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء۔** بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

۹۵۔ **سیوطی،** جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۶۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الحاوی للفتاویٰ۔** مصر: مطبعۃ السعادہ، ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء۔

۹۷۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۹۸۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **لباب النقول فی اسباب النزول۔** قاھرہ، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء۔

۹۹۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجة۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

١٠٠۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

١٠١۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔ ۸۱۹ء)۔ **المسند** ۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

١٠٢۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔ ۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

١٠٣۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔ ۱۸۳۴ء)۔در السحابة فی مناقب القرابة والصحابة۔ لاهور، باکستان: مکتبہ، سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م۔

١٠٤۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔ ۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

١٠٥۔ **شیبانی**، محمد بن حسن (۱۳۲۔ ۱۸۹ھ)۔ **الموطأ**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

١٠٦۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١٠٧۔ **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

١٠٨۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، **۲۰۰۵**۔

١٠٩۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۱۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۱۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۱۱۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۱۴۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۱۵۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۱۶۔ **طبری**، ابو عباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی**۔ دار الکتب العصریہ۔

۱۱۷۔ **طبری**، ابو عباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۱۸۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۱۹۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۱۲۰۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**

بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

١٢١۔ **عبداللہ بن احمد بن حنبل** (٢١٣۔٢٩٠ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ

١٢٢۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٢٣۔ **عبدالرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١٢٤۔ **عجلونی،** ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔١١٦٢ھ/١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ **كشف الخفا و مزيل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

١٢٥۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٢٦۔ **قرطبی،** ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٧۔ **قزوینی،** عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين فی اخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٢٨۔ **قضاعی،** ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م ٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

١٢٩۔ **کنانی،** احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢۔٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

١٣٠۔ **الالکائی،** ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض،

سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۳۱۔ **مالک،** ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۳۲۔ **مروزی،** ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلوۃ۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۳۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۴۔ معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع۔** بیروت، لبنان: المکتب الإسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۵۔ **نعیم بن حماد،** (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن۔** قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۶۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۳۷۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۳۸۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۳۹۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارہ۔** فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۰۔ **مقری،** ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصۃ فی تقبیل**

الید۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۱۴۱۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردة فی الفتن**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۱۴۲۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۴۳۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۴۴۔ **نسائی**، خصائص امیر المومنین علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷م

۱۴۵۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۴۶۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۴۷۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۸۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم و اللیلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۴۹۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۵۰۔ **نووی،** ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذیب الأسماء واللغات۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۵۱۔ **ہناد،** ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزھد۔** کویت: دار الخلفاء للکتاب الاِسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۲۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۵۳۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔